سوال

(164) تشہد میں انگلی اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تشہد میں جوانگلی شہادت اٹھائی جاتی ہے، بعض حنفی منع کرتے ہیں، اس کے ثبوت اوردلیل سے مطلع فرمایا جاوے۔ کرنے والے حق بجانب ہیں یا منع کرنے والے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تشہد میں شہادت کی انگلی کا اٹھا کر اشارہ کرنا مشہور سنت نبوی ہے۔ متعدد صحابیوں سے رفع سبابہ کی حدیثیں صحیح مسلم وغیرہ میں مروی ہیں۔ اسی لیے تمام صحابہ اورتابعین واتباع تابعین اورچارائمہ سا کے قائل اورعامل تھے۔ البتہ بعض حنفیہ نے ناواقفیت کی وجہ سے کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ جس کی محققین علمائے حنفیہ نے اچھی طرح تردید کردی ہے۔ امام محمد اپنی موطا (3) میں اشارہ سے متعلق عبداللہ بن عمر کی حدیث ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''وبصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نأخذ، وہو قول أبي حنیفة،، انتہی۔ اس پر ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: ''وکذا قول مالک والشافعي وأحمد، ولا یعرف فی المسئلة خلاف السلف من العلماء، وإنما خالف فیہا بعض الخلف فی مذہبنا من الفقہاء ن،، انتہی۔

مولوی عبدالحیٔ صاحب مرحوم حاشیہ موطا امام محمدی (1 464) میں لکھتے ہیں: ''أصحابنا الثلاثة یعنی ابا حنیفة وأبا یوسف ومحمد، اتفقوا علی تجویز الإشارة، لثبوتہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابہ بروایات متعددة ن وقد قال بہ غیر واحد من العلماء، حتی قال ابن عبدالبر انہ لاخلاف فی ذلک، وإلی اللہ المشتکی من صنیع کثیر من أصحابنا من أصحاب الفتاوي، کصاحب الخلاصة وغیرہ، حیث ذکروا أن المختار عدم الإشارة، بل ذکر بعضہم أنہا مکروہة، فالحذر الحذر من الإعتماد علی قولہم فی ہذا المسئلة،، انتہی۔

اسی طرح دیگر علمائے حنفیہ نے بھی منع کرنے والوں کی تردید اور تجہیل کی ہے۔ بعض نے اس پر مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔

چنانچہ ملا علی قاری حنفی اپنے رسالہ ''تزئین العبادة لتحسین الإشارة،، میں لکھتے ہیں: ''وبالجملة فہو مذکور فی الصحاح الست وغیرہا، لما کاد أن یکون متواترا، بل یصح أن یقال إنہ متواتر معنی، فکیف یجوز لمومن باللہ ورسولہ أن یعدل عن العمل بہ، ویأتی التعلیل فی معرض النص الجلیل،، انتہی. (محدث دہلی ج:10 ش:12، ربیع الآخر 1366ھ مارچ 1947ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 257

محدث فتویٰ